

1 معاشی صورتحال

1.1 عمومی جائزہ

سال گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ واضح ہو گیا کہ م س 09ء کے دوران ملک کی معاشی کارکردگی کمزور رہی ہے۔ معاشی نمو میں کمی متوقع تھی اور اسی بنا پر مالی سال 09ء میں نمو کا ہدف کم رکھا گیا تاہم مالی سال کے پہلے چار ماہ کے حالات سے یہ ظاہر ہو گیا کہ نمو کا یہ کمتر ہدف بھی حاصل کرنا مشکل ہوگا کیونکہ یہ صورتحال مسلسل بلند گرانی، بیرونی کھاتوں کی کیفیت میں بڑے پیمانے پر بگاڑ اور زوال پذیر صنعتی پیداوار کا باعث بنی۔

تاہم جب حکومت نے معاشی استحکام بحال کرنے پر توجہ دی اور اپنے اصلاحات کے پروگرام کی خاطر آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کیا تو م س 09ء کی دوسری سہ ماہی کے آخر تک کسی قدر کھلی معاشی استحکام کے آثار دکھائی دینے لگے۔ م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں صورتحال مزید بہتر ہوئی کیونکہ اصلاحات کا اثر ہونے لگا اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور دیگر سازگار حالات کی بنا پر معیشت کو فائدہ پہنچا۔ گرانی کم ہوئی، جاری حسابات کا خسارہ خاصا گھٹ گیا۔ ساتھ ہی شرح مبادلہ میں بھی استحکام آیا اور مالیاتی نظم و ضبط برقرار رہا۔ جولائی تا مارچ م س 09ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 3.1 فیصد رہا۔ معاشی اظہاریوں میں یہ بہتری بہت حوصلہ افزا ہے تاہم ابھی تک معیشت مشکلات سے باہر نہیں نکلی ہے۔ اہم معاشی اظہاریوں سے مخفی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں جنہیں دور نہ کیا گیا تو اقتصادی بحالی کا عمل رک سکتا ہے۔

نمو کے امکانات کسی حد تک گندم اور چاول کی ریکارڈ پیداوار کی وجہ سے بہتر ہوئے جس کی بنا پر یہ توقع ہے کہ زراعت میں فصلوں کے ذیلی شعبے کی نمو م س 09ء کے سالانہ ہدف سے تجاوز کر جائے گی، خاص طور پر اس لیے کہ سال بھر موسم سازگار رہا اور چھوٹی فصلوں اور چارے کی پیداوار بھی اچھی ہونے کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ گلہ بانی کے شعبے کی کارکردگی بھی معقول رہنے کی امید ہے جس کی بنا پر شعبہ زراعت کی م س 09ء کی مجموعی نمو سالانہ ہدف کے قریب ہوگی۔ علاوہ ازیں تجارت اور نقل و حمل اور مواصلات کے ذیلی شعبوں کی سست روی کے باوجود شعبہ خدمات کی کارکردگی بھی اچھی رہنے کی توقع ہے۔

تاہم حقیقی جی ڈی پی نمو کو بہتر بنانے میں بڑی رکاوٹ بڑے پیمانے کی اشیا سازی (دیکھئے جدول 1.1) کی خاصی مخفی نمو ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا گھٹنا ملکی بیرونی طلب کی کمی کی عکاسی کرتا ہے تاہم اس میں دیگر ملکی عوامل بھی کارفرما ہیں جن میں ساختی رکاوٹیں (مثلاً بجلی اور گیس کی قلت)، بینکوں کا خطرے سے بڑھتا ہوا گریز (جس کی بنا پر کاروباری اداروں اور صارفین دونوں کی قرضے تک رسائی میں کمی اور لاگت میں اضافہ ہوا ہے) اور گرانی کا مسلسل دباؤ شامل ہیں۔

اس تناظر میں گرانی کے دباؤ میں حالیہ کی حقیقتاً حوصلہ افزا ہے۔ عمومی گرانی، جس کا پیمانہ صارف اشاریہ قیمت ہے، اپریل 2009ء میں سال بسال بنیادوں پر کم ہو کر 17.2 فیصد ہو گئی جبکہ اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج پر 25.3 فیصد تھی۔ خاص طور پر غذائی گرانی میں تیزی سے کمی خوش آئند ہے کیونکہ صارف اشاریہ قیمت کا یہ جز کم آمدنی والے گروپوں کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جو اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج پر 34.1 فیصد سال بسال تھی، اپریل 2009ء میں کم ہو کر 17 فیصد رہ گئی۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
شرح نمو (فیصد)	مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 09ء	
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	9.1	5.0	-7.7	جولائی تا مارچ
برآمدات (ایف او بی)	2.9	9.9	-3.0	جولائی تا اپریل
درآمدات (سی آئی ایف)	8.9	28.3	-9.8	جولائی تا اپریل
نکس حاصل (ایف بی آر)	20.0	16.3	17.7	جولائی تا اپریل
گرانی (بارہ ماہی حرکت پذیر)	7.8	9.8	22.0	اپریل
نئی شعبے کا قرض	13.0	15.0	1.7	جولائی تا اپریل
رشد زر (زر 2)	11.8	8.4	1.9	جولائی تا اپریل
ارب ڈالر				
مجموعی سیال ذخائر ¹	13.7	12.4	11.2	آخر اپریل
ترسیلات	4.5	5.3	6.4	جولائی تا اپریل
خالص بیرونی سرمایہ کاری	5.9	3.9	2.2	جولائی تا اپریل
فیصدی ڈی بی ²				
مالیاتی خسارہ	3.1	4.7	3.1	جولائی تا مارچ
تجارتی خسارہ	5.3	6.6	5.7	جولائی تا مارچ
جاری حسابات کا خسارہ	4.3	5.7	4.6	جولائی تا مارچ
¹ اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں				
² نصب نمائیں پورے سال کے بی ڈی پی پر مبنی۔ مئی 09ء کے لیے پورے سال کے بی ڈی پی کا تخمینہ شدہ۔				

گرانی میں کمی کا یہ رجحان سازگار بین الاقوامی اور ملکی حالات اور ملکی طلب میں کمی کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ خصوصاً ملکی طلب مرکزی بینک کی جانب سے زری سختی اور اس کے ہمراہ مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری کی عکاسی کرتی ہے، علی الخصوص نومبر 2008ء کے بعد۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ گرانی کی تیزی میں کمی صرف اس وقت دیکھنے میں آئی جب مالیاتی خسارے کی تسلیک کا سلسلہ روک دیا گیا۔ مالیاتی انضباط کے ساتھ طلب کے دباؤ میں کمی، اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے مؤثر اثرات، گندم اور چاول کی شاندار فصلوں اور اہم اجناس کے رسدی انتظامات میں بہتری سے سخت زری پالیسی کے فوائد دوچند ہو گئے ہیں۔

نومبر 2008ء سے ملکی طلب میں مسلسل نمایاں کمی آرہی ہے تاہم ابتدا میں بہتری کی رفتار

غیر واضح تھی اور نہ صرف بیرونی کھاتے کے حوالے سے خطرات موجود تھے بلکہ قوزی گرانی میں قدرے چک تھی۔ ان خطرات کی بنا پر زری پالیسی میں فوری طور پر زری کا فیصلہ نہ کیا جاسکا چنانچہ جنوری 2009ء کے زری پالیسی بیان میں پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کیا گیا۔

اس سے قطع نظر، اکتوبر 2008ء میں سیالیت کے دھچکے کے بعد کابینہ میں کمی کے لیے کیے گئے اقدامات سے پالیسی موقف کا اثر زائل ہو گیا۔ مزید برآں صنعت اور برآمدی شعبوں کو سہارا دینے کے لیے رعایتی مالکاری اسکیموں تک رسائی میں اضافہ کیا گیا اور ان کی میعاد بڑھائی گئی۔ مرکزی بینک نے اجناس کے لین دین اور قرضے کے چکر سے نمٹنے میں بینکاری شعبے کو مدد دینے کے لیے موزوں مقدار میں سیالیت کا ادخال کیا۔ تاہم اپریل 2009ء تک زر 2 کی نمو خاصی کمزور یعنی 1.9 فیصد تھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 8.4 فیصد رہی تھی جس سے ملکی طلب میں مسلسل کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ زیادہ تر اسی کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگلے چند مہینوں کے دوران گرانی میں اور بھی تیزی سے کمی ہوگی۔ یہ بات مارچ اور اپریل 2009ء کے دوران قوزی گرانی میں مسلسل کمی سے بھی ظاہر ہے۔

متوقع بہتری نے اسٹیٹ بینک کو اپنی پالیسی میں بتدریج تبدیلی کر کے معاشی نمو کو تقویت دینے کی ترغیب دی۔ اس طرح، جوں جوں دیگر معاشی اظہاریے بہتر ہوئے، مرکزی بینک کو زری پالیسی میں نرمی لانے کا موقع ملا اور 21 اپریل 2009ء سے پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس کی کر کے 14 فیصد تک لایا گیا۔

یہ کہا گیا ہے کہ معاشی اظہاریوں میں نمایاں بہتری کے پیش نظر پالیسی ریٹ میں مزید کمی کی جانی چاہیے تھی۔ خاص طور پر نمو کے اظہاریوں سے معیشت میں خاصی سست رفتاری ظاہر ہوتی ہے اور گرانی کے بارے میں یہ پیشگوئی ہے کہ یہ تیزی سے کم ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ بازار میں اپریل سے پہلے ہی یہ توقع تھی کہ پالیسی ریٹ کم کیا جائے گا اور اس لحاظ سے اقدامات کر لیے گئے تھے کیونکہ معیشت میں گرانی کا دباؤ کم تھا جیسا کہ جنوری 2009ء سے منڈی کی شرحوں میں کمی کے رجحان سے ظاہر ہے۔ اگر موجودہ معاشی صورتحال سے خطرات وابستہ نہ ہوتے تو یہ اقدام ممکن ہوتا۔ وہ خطرات یہ ہیں: مالیاتی وصولیوں میں متوقع کمی، غیر یقینی بین الاقوامی ماحول جس کی وجہ سے پاکستان کی جاری حسابات کا نسبتاً کم خسارہ بھی پورا کرنے کی اہلیت متاثر ہو رہی ہے اور یہ حقیقت کہ گرانی میں تیزی سے کمی ابھی تک محض توقع کی حیثیت رکھتی ہے۔

جولائی تا مارچ 09ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 3.1 فیصد بتایا گیا جو سالانہ ہدف سے ہم آہنگ ہے تاہم اس رجحان کے پورے سال پر محیط رہنے اور خسارے میں اس کمی کے معیار کے حوالے سے اہم مسائل درپیش ہیں۔

(1) ٹیکس وصولیوں کی نمو پہلے ہی کم ہو چکی ہے اور م س 09ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں مزید کمی آ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ غیر ٹیکس محاصل کی وصولیاں بھی، جو ابھی تک مجموعی محاصل کی نمو کو تقویت دے رہی تھیں، مذکورہ سہ ماہی میں کم ہونے کی توقع ہے (مثلاً عالمی قیمتوں کے نتیجے میں پٹرولیم کے ترقیاتی محصول کی وصولیوں میں کمی متوقع ہے)۔

(2) دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کی وجہ سے حکومت کے اخراجات بھی بڑھیں گے کیونکہ متاثرہ علاقوں سے دس لاکھ سے زائد افراد نقل مکانی کر گئے ہیں اور بے گھر ہیں۔

(3) یہ واضح رہنا چاہیے کہ ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی کی وجہ سے مالیاتی امور میں ”بہتری“ نہ تو پائیدار ہے اور نہ ہی مثبت۔ خاص طور پر معاشی حالات کے تناظر میں، جن سے عسکریت پسندوں کو مدد ملتی ہے، یہ ضروری ہے کہ حکومت صحت، تعلیم اور سماجی تحفظ کے نظام کو مضبوط بنانے پر رقم خرچ کرے۔

محاصل کی متوقع کمزور کارکردگی اور اخراجات میں اضافے دونوں سے مالیاتی خسارے کا ہدف پورا نہ ہونے اور مالکاری ضروریات میں اضافے کا خطرہ نظر آتا ہے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ سال کے دوران اب تک نجی شعبے کے قرض کی طلب میں کمی اور بینکوں کے خطرے سے گریز میں اضافے سے حکومت کو موقع ملا کہ شرح سود میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالے بغیر کمرشل بینکوں سے قرض لے سکے۔ تاہم حالیہ تبدیلیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب یہ سہولت تیزی سے کم ہو رہی ہے اور حکومت کی جانب سے مزید قرضے طلب کیے گئے تو نجی شعبے کے لیے قرض کی گنجائش گھٹ جائے گی۔

اسی طرح اجناس کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کے رجحان کے باعث آئندہ مہینوں کے دوران گرانی میں کمی کا سلسلہ جاری رہنے کی توقع کم ہو گئی ہے۔ خاص طور پر تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ملکی گرانی اور بیرونی حسابات کے توازن پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ حالیہ مہینوں

کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اسی مدت میں چھ سال کے دوران پہلی بار بہتری دکھائی دی۔ اس کا بڑا سبب درآمدی نمو میں نمایاں کمی اور ترسیلات کی مضبوط پائیدار نمو ہے جو دسمبر تا اپریل 09ء کے دوران جاری رہی۔¹

تاہم مالی اور سرمایہ کھاتوں کے تحت رقوم کی آمد پچھلے سال کی نسبت کم ہے جس کی بنا پر مجموعی جاری حسابات کے خسارے میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مالی رقوم کی آمد میں کمی بیرونی اور ملکی عوامل دونوں کے مشترکہ اثرات کا نتیجہ ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کی جانب رقوم کے بہاؤ سے مالی بالچل اور

کساد بازاری میں بالعموم خاصی کمی آئی۔

پاکستان میں امن وامان کی ناقص صورتحال اور سیاسی عدم یقینی جز دانی سرمایہ کاری کے خالص اخراج کا باعث بنی۔ پاکستان کی عالمی مالی منڈی تک رسائی کی صلاحیت محدود ہے اور رقوم بیرون ملک جانے سے زری پالیسی پر مزید دباؤ پڑے گا۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیگیوں			
م 09ء		م 08ء	
پیگیوں	سالانہ منصوبے کے اہداف		
شرح فیصد میں			
جی ڈی پی	2.0 - 3.0	5.8	5.5
اوسط گرانٹی	20.5 - 21.5	12	11
زری اٹاٹے (2ر)	8.0 - 10.0	15.3	14
ارب ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	7.5	6.5	7.7
برآمدات (ایف او بی۔ بی او پی)	18.5 - 19.5	20.1	22.9
درآمدات (ایف او بی۔ بی او پی)	30.5 - 31.5	35.4	37.2
فیصدی ڈی بی			
مالیاتی خسارہ	4.0 - 4.5	7.4	4.7
جاری حسابات کا خسارہ	5.0 - 5.5	8.4	7.2

نوٹ: مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسبات م 09ء کی بجٹ دستاویز میں نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کی پیگیوں سال کی تخمین شدہ (بلندتر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔

نمو گھٹنا کر حاصل کی جائے خوش آئند ہوتی ہے (دیکھئے جدول 1.2) تاہم ترقیاتی اخراجات کو گھٹانا درست نہیں کیونکہ اس سے ملک کے انسانی اور طبعی ڈھانچے پر مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ وسط مدت میں مالیاتی کھاتوں میں پائیدار بہتری لانے کا واحد مناسب طریقہ ٹیکس گز اوروں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے تاکہ ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک حکومتی مشینری کے سائز میں خاصی کمی نہیں کی جاتی تب تک بے لچک سودی ادائیگیوں اور دفاعی اور سول انتظامی اخراجات کے باعث جاری اخراجات میں قابل ذکر کمی ممکن نہیں۔ اسی طرح ٹیکس کی شرح میں اضافے سے غالباً ٹیکس چوری کرنے کی ترغیب ملے گی۔

ایک اور اہم پہلو جاری حسابات کے خسارے میں بتدریج بہتری ہے جس کا بڑا سبب درآمدی نمو کا گھٹ جانا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ کارکنوں کی ترسیلات کی نمو کے حوالے سے خاصی غیر یقینی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کو اضافی قرضوں کی ادائیگی بھی کرنی ہے۔ ان دونوں عوامل سے اس عام نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ پائیدار بہتری تبھی آسکتی ہے جب مصنوعات اور منڈیوں میں تنوع لا کر اور

¹ اعداد و شمار کے مطابق م 09ء کی تیسری سہ ماہی میں درآمدات میں 36.8 فیصد اور برآمدات میں 16.9 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ کارکنوں کی ترسیلات 21.4 فیصد بڑھ گئیں۔

پیداواریت بڑھاکر برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔ یہ آسان کام نہیں۔ منڈی کے تنوع میں اضافہ تقاضا کرتا ہے کہ مصنوعات معیاری ہوں، بیرون ملک پاکستان کی ساکھ اچھی ہو اور ماحول سازگار ہو جس میں پاکستانی مصنوعات کے خریداروں کے لیے پیداواری مقامات کا دورہ کر سکیں اور پیداوار کا عمل دیکھ سکیں۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ متعدد خریدار اپنے ترقی یافتہ ملکوں کے گاہکوں کو مطمئن کرنے کے لیے تحفظ کے معیارات اور ماحولیاتی و معاشرتی مسائل کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح مصنوعات میں تنوع لانے کے لیے سرمایہ کاری، مہارت اور تحقیق و ترقی کے شعبے میں اخراجات کی ضرورت ہے۔ یہ تمام چیزیں ہو سکتی ہیں بشرطیکہ سرمایہ کاروں کو اپنے سرمائے اور کوششوں کا معاوضہ ملے۔

آخر، ایک بہت عملی نوعیت کا حل یہ ہے کہ وسط مدت میں پیداواریت بڑھائی جائے۔ تاہم یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عوام کو بنیادی تعلیم و صحت کی سہولتیں مہیا نہ کی جائیں اور سستی توانائی، نقل و حمل اور ڈاک کے نظام پر مشتمل ایک مؤثر طبیعی ڈھانچہ موجود نہ ہو۔ اس کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اس کے باوجود یہ تمام چیزیں قابل حصول ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نظم و نسق کو بہتر بنانے، اداروں کو مضبوط کرنے اور قانونی اور قواعدی ڈھانچے میں بہتری لانے کے لیے نئے سرے سے اصلاحات کی جائیں۔

1.2 خلاصہ

1.2.1 شعبہ زراعت

کھاد کے کم استعمال اور پانی کی دستیابی کی پست سطح جیسے مسائل کے باوجود اہم فصلوں کی عمدہ نمو کے حصول میں بلند قیمتوں اور سازگار موسم نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ م س 09ء کے دوران گنے کی پیداوار میں کمی کے باوجود اہم فصلوں کی اچھی کارکردگی خاصی متاثر کن ہے۔ دالوں، روغنی بیجوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے کے باعث م س 09ء میں چھوٹی فصلوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مون سون اور موسم سرما کی بارشوں کے سلسلے میں توسیع اور بیماریاں پھیلنے کا کوئی بڑا واقعہ پیش نہ آنے کے سبب چارے کی رسد بڑھنے سے گلہ بانی کے شعبے کو فائدہ پہنچا ہے۔

مذکورہ صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کے شعبے میں بہتر نمو ہو سکتی تھی اگر آبپاشی، کھاد اور مستند بیجوں کی مناسب مقدار استعمال کی جاتی۔ زرعی قرضوں میں توقع سے کم نمونہ ظاہر کرتی ہے کہ کاشت کاروں کی جانب سے معیاری خام مال میں سرمایہ کاری کی سطح پست رہی۔ گذشتہ برسوں کے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ مالی سال 2005ء کے بعد پہلی بار قرضوں کی تقسیم کا سالانہ ہدف پورا نہیں ہو سکے گا۔ زرعی قرضوں کی تقسیم کے لیے 250 ارب روپے کا سالانہ ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ قرضوں کی نمو میں سست روی کا سبب طلب و رسد کے مسائل ہیں تاہم توقع ہے کہ آئندہ سال قرضوں کی تقسیم کے عمل میں بہتری آئے گی۔ مثلاً کھادوں کے مستحکم نرخوں سے خام مال کے لیے زرعی قرضوں کی طلب کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح، منڈی میں سیالیت کی قلت کو دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات اور زرعی پالیسی میں نرمی سے آئندہ مہینوں میں زرعی قرضوں کی رسد میں بہتری آئے گی۔

1.2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مارچ میں مسلسل دسویں مہینے منفی رہی۔ یہ پیداوار میں مسلسل کمی کی طویل ترین مدت ہے۔ جولائی تا مارچ

مالی سال 2009ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں 7.6 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں اس میں 5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اہم اندرونی عوامل میں ملکی طلب میں کمی، بجلی کی شدید قلت، ساختی مسائل اور امن و امان کی خراب صورتحال شامل ہیں۔ اسی طرح ملک میں اشیا سازی کی سرگرمیوں کی سست روی کا باعث بننے والے بیرونی عوامل میں بیرونی طلب کی پست سطح اور عالمی کساد بازاری کے باعث ابھرتی ہوئی معیشتوں کو فنڈز کی منتقلی میں تیزی سے کمی شامل ہیں۔

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران پائیدار صارفی اشیا کی صنعتی پیداوار میں نمایاں کمی آئی۔ ملکی صارفین کی صنعت مقامی منڈی کے لیے اشیا تیار کرتی ہے اور یہ علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں کم مسابقت کی حامل ہے۔ گاڑیوں کی صنعت کو طلب میں خاصی کمی کا سامنا ہے (ٹریکٹرز کے علاوہ، جس کی ملکی پیداوار کی سطح پست ہے)۔ خصوصاً جیپوں اور کاروں کی پیداوار پر سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں (1) نزخوں میں مسلسل اضافہ (2) مالکاری کی لاگت بڑھنا اور (3) سیالیت کی مشکلات اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے بینکوں کا قرضے جاری کرنے میں محتاط رویہ اختیار کرنا۔ بینکوں کے اس رویے کے نتیجے میں ادارہ جاتی مالکاری کی دستیابی کم ہو گئی ہے۔

خوردنی تیل اور گھی کی صنعت میں پیداوار کی کمی ملکی طلب گھٹنے اور خام مال کی غیر یقینی بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ سے ہوئی۔ اسی طرح ملکی اور بیرونی دھچکوں سے ٹیکسٹائل کی صنعت کو نقصان ہوا۔ اس کے اسباب میں بجلی کی قلت، یوٹیلٹی کے نزخوں میں اضافہ اور بلند مالی لاگت شامل ہیں۔ عالمی کساد بازاری کی بنا پر اس شعبے کی پیداوار متاثر ہوئی جس کے نتیجے میں بیرونی طلب کم ہو گئی۔ اس کے مقابلے میں شکر کی پیداوار میں کمی صرف ملکی عوامل یعنی م س 09ء کے دوران گنے کی فصل کم ہونے سے متاثر ہوئی۔

1.2.3 خدمات

م س 09ء کے دوران معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری اور امن و امان کی خراب صورتحال نے شعبہ خدمات کی کارکردگی کو متاثر کیا۔ حالیہ برسوں میں شاندار نمو کے برعکس م س 09ء میں اس شعبے کی نمو مدف سے کم رہنے کی توقع ہے۔² ملکی معاشی سست رفتاری کے حوالے سے دیکھا جائے تو شعبہ خدمات میں بیرون ملک سے رقوم کی آمد بہتر ہوئی ہے۔ اس شعبے میں نمو کو متاثر کرنے والے عوامل میں ملکی معاشی سست رفتاری، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو گھٹنا، ملکی طلب میں کمی اور برآمدات کے ساتھ درآمدات کا کم ہونا شامل ہیں۔ تجارتی سرگرمیوں کی صورتحال بھی اچھی نظر نہیں آتی کیونکہ تجارت میں اضافہ قدر کے حامل دو اہم ترین اجزاء یعنی اشیا سازی اور درآمدات ابھی تک سست رفتار ہیں۔

اس کے علاوہ کمرشل بینکوں کی جانب سے اضافہ قدر میں بہتری کے امکانات نیز روپے کی قدر اور سرمایہ منڈیوں میں کسی حد تک استحکام مالیات اور نیسے کے ذیلی شعبے کے لیے اچھا شگون ہیں۔ توقع ہے کہ نقل و حمل اور مواصلات کو تیل کی نسبتاً کم قیمتوں اور محاصل کے مستحکم ہونے سے فائدہ پہنچے گا۔ نیز ذخیرہ کاری کی سرگرمیوں میں م س 09ء کے دوران خاصی تیزی دکھائی دیتی ہے۔

² خدمات کے شعبے میں حقیقی نمو پچھلے چار مالی سالوں میں سے تین میں سالانہ نمو کے اہداف سے تجاوز کر گئی۔

1.2.4 قیمتیں

م س 09ء کی دوسری سہ ماہی میں گرانی کے دباؤ میں جو کمی آنا شروع ہوئی تھی وہ تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی اور قیمتوں کے تمام اظہاریوں میں کمی نظر آئی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) جو اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی تھی اپریل 2009ء میں کم ہو کر 17.2 فیصد ہو گئی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں حالیہ زوال کا رجحان ملکی غذائی گرانی کے کم ہونے کی وجہ سے دیکھنے میں آیا جو زیادہ تر اہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور ملک کے اندر رسد میں بہتری کا نتیجہ تھا۔ گرانی کا دباؤ کم ہونے کی علامات گرانی کے ایک مستقل جز کی کمی میں بھی ظاہر ہوتی ہیں جس کی پیمائش قوزی گرانی سے کی جاتی ہے۔ قوزی گرانی کے دونوں اظہاریوں غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے اپریل 2009ء کے دوران گرانی میں کمی کی نشاندہی ہوتی ہے۔

آئندہ امکان ہے کہ سخت زری موقف کے مؤثر اثر، اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں، کمزور ملکی طلب کی بنا پر گرانی کی توقعات میں کمی اور غذائی گرانی میں قدرے سست رفتاری کی بنا پر دور ثانی کے اثرات کی عدم موجودگی کے نتیجے میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی آئے گی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) کے ساتھ قیمتوں کے دیگر اظہاریوں، جیسے تھوک قیمت اظہاریہ اور حساس قیمت اظہاریہ، میں بھی تیسری سہ ماہی کے دوران کمی آئی۔

ابھی تک گرانی زیادہ ہے تاہم توقع ہے کہ اگلے چند ماہ کے دوران اس میں تیزی سے کمی ہوگی۔ گرانی کی کم توقعات کے ساتھ ملکی طلب میں نمایاں کمی اپریل 2009ء میں زری پالیسی میں نرمی کا باعث بنی۔

1.2.5 زراعت و بینکاری

21 اپریل 2009ء سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ 100 بی پی ایس گھٹا کر 14 فیصد کر دیا۔ نومبر 2008ء سے طلبی دباؤ میں کمی نظر آ رہی ہے تاہم بیرونی کھاتے کو درپیش خطرات میں کمی اور مسلسل بلند قوزی گرانی میں زوال کے نمایاں رجحان سے اسٹیٹ بینک کو پالیسی ریٹ کم کرنے میں مدد ملی۔

اگرچہ گرانی پچھلے چھ ماہ کے دوران بے پلک رہی ہے تاہم یہ رجحان بدلتا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے سال بسال اعداد و شمار اور قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں کے زوال پذیر رجحان سے ظاہر ہے۔ اسی طرح م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک کے درآمدی بل میں کمی سے جاری حسابات کا خسارہ کم کر کے 396 ملین ڈالر تک لانے میں مدد ملی۔³ اس کے ساتھ بین الاقوامی مالی اداروں سے آنے والی رقم کی بنا پر اواخر اپریل 2009ء میں اسٹیٹ بینک کے زیر مبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 17.8 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ اواخر اکتوبر 2008ء میں یہ 3.5 ارب ڈالر تھے۔

مزید برآں نجی شعبے کے قرض کی نمو میں سست رفتاری ظاہر ہوتی رہی۔ جنوری تا مارچ م س 09ء کے دوران 127.1 ارب روپے کی خالص

³ م س 08ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 13.7 ارب ڈالر تھا۔

واپسی ہوئی جبکہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں خالص 203.1 ارب روپے قرض لیے گئے تھے۔⁴ اگرچہ قرضوں کی طلب کم ہو رہی ہے تاہم بینک بھی قرضوں کے معیار کے حوالے سے بڑھتے ہوئے مسائل کے باعث نجی شعبے کو قرض دینے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، مالیاتی انضباط میں اضافے کی بنا پر طلب کم ہو گئی ہے اور اواخر مارچ 2009ء تک مرکزی بینک سے قرض پر حکومت کا انحصار مزید گھٹ گیا ہے۔

حکومت اور نجی شعبے کی جانب سے ملکی قرض کی ضروریات میں سست رفتاری آنے اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے کم ہونے کی وجہ سے ملکی سیالیت کی صورتحال کسی قدر بہتر رہی ہے۔⁵ روپے کی سیالیت پر طلب کے باوجود میں بہتری جنوری 2009ء سے منڈی کی شرح سود میں نرمی کی صورت میں صاف ظاہر ہو رہی ہے۔

زری مجموعوں کے حوالے سے زرو سبج کی سال بسال نمونہ 25 اپریل م س 09ء کو تیزی سے کم ہو کر 84 فیصد ہو گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ 153 فیصد تھی۔ یہ کمی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے خالی ہونے کی رفتار میں کمی کے باوجود آئی۔ زرر کی نمونہ کی حکومت اور نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کی طلب گھٹنے کی وجہ سے ہوئی۔ نتیجے کے طور پر خالص ملکی اثاثے 25 اپریل 2009ء کو سال بسال بنیاد پر 169 فیصد کم ہو گئے۔

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بینکوں کی جانب سے امانتیں اکٹھا کرنے کا عمل کمزوری کا شکار رہا۔ پورے بینکاری نظام کی امانتوں میں مجموعی طور پر 0.6 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ یہ کمی بیرونی جاری حسابات پر دباؤ کے خاصا گھٹ جانے کے باوجود ہوئی، جو امانتوں میں کمی کا بڑا سبب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ نجی شعبے کے قرضے کی نمونہ کی قومی بچت اسکیموں کی جانب سے زیادہ مسابقت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے بینکوں کے لیے سیالیت کے کمتر ادخال نے مذکورہ عرصے کے دوران امانتوں کی نمونہ کی کو محدود کیا۔

1.2.6 مالیاتی صورتحال

وزارت خزانہ کی جانب سے مالیاتی صورتحال کے بارے میں تازہ ترین جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے تخمین شدہ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر جولائی تا مارچ م س 09ء کا بجٹ خسارہ 3.1 فیصد رہنے کا امکان ہے جبکہ م س 08ء کے اسی عرصے میں یہ 4.7 فیصد تھا۔ اگرچہ یہ بہتری م س 09ء کے سالانہ بجٹ خسارے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے تاہم اس کے معیار کا تعین مجموعی مالیاتی کھاتے جاری ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

ٹیکس کے حوالے سے کارکردگی کے اظہار یوں سے پتہ چلتا ہے کہ م س 09ء کے لیے ٹیکس محاصل (بجٹ) کے ہدف میں کمی کا امکان ہے۔ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 898.6 ارب روپے تھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 763.6 ارب روپے تھی۔ اس طرح 17.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ اگرچہ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی سال بسال نموم

⁴ جولائی تا 25 اپریل م س 09ء کے دوران نجی شعبے کے قرض میں مجموعی اضافہ صرف 48.6 ارب روپے تھا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1371.3 ارب روپے رہا تھا۔

⁵ اکتوبر اور نومبر 2008ء میں امانتوں کی نمونہ مسلسل کمی نے روپے کی سیالیت پر دباؤ ڈالا تاہم بینکوں سے ہماری مالیت کی امانتیں فوری طور پر نکلائے جانے سے صورتحال مزید گہر ہو گئی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے فعال انتظام نے بین المینک بازار میں کوئی خرابی نہیں آنے دی۔

س 08ء کے اسی عرصے کے 16.3 فیصد سے کسی قدر زیادہ ہے تاہم ماہانہ رجحان پورے مالی سال 09-2008ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں کمی ظاہر کرتا ہے۔ اگر ایف بی آر میں س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی کا رجحان روکنے میں کامیاب ہو جائے تب بھی ٹیکس وصولیوں میں اضافے کی موجودہ رفتار 24.1 فیصد سال بسال نمو سے کم رہے گی جو س 09ء کے سالانہ بجٹ کے ہدف 1250 ارب روپے کو پورا کرنے کے لیے درکار ہے۔

سالانہ ہدف کی فیصد کے لحاظ سے مجموعی ٹیکس وصولیاں اواخر اپریل 09ء تک 71.9 فیصد ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ س 08ء اور س 07ء کی اسی مدت کے دوران سالانہ بجٹ کے اہداف بالترتیب 74.5 فیصد اور 78.6 فیصد حاصل کر لیے گئے تھے۔ واضح رہے کہ س 08ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 178 ارب روپے کم رہی تھیں۔ س 09ء کا 1250 ارب روپے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ایف بی آر کو بقیہ دو ماہ میں ہدف کا تقریباً 28 فیصد جمع کرنا ہوگا جس کا مطلب یہ ہوا کہ ملک کی موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر س 09ء کے لیے محاصل کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔

جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران ملکی ذرائع سے لیا گیا مجموعی حکومتی قرض 352.9 ارب روپے تھا جو س 08ء کی اسی مدت کی میزانیہ ضروریات سے خاصا کم ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی مالکاری گھٹ جانے اور جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران بجٹ کی ملکی مالکاری میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی توازن میں بہتری آئی ہے۔

جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران ملکی قرض میں 484.4 ارب روپے اضافے کے ساتھ 14.8 فیصد نمو ہوئی جس کے مقابلے میں س 08ء کے اسی عرصے میں 16.7 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ملکی ذرائع سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں کمی کے باوجود جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران ملکی قرض کے مطلق بہاؤ میں اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ملکی نیز بیرونی ذرائع سے آنے والی غیر مالکاری رقوم کے باعث حکومتی امانتیں بہت بڑھ گئیں۔

1.2.7 ادائیگیوں کا توازن

پاکستان کے بیرونی حسابات میں نومبر 09ء کے بعد سے جو بہتری شروع ہوئی تھی وہ آنے والے مہینوں میں بھی جاری رہی جس کی بنیادی وجہ س 09ء کے نومبر تا اپریل کے عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 23.5 فیصد کمی ہے۔ یہ کمی طلب کا مجموعی دباؤ گھٹنے اور گرتی ہوئی درآمدی قیمتوں کی بنا پر درآمدات کم ہو جانے اور ترسیلات کی بھرپور نمو کی بنا پر ہوئی۔

جاری حسابات، سرمایہ اور مالی کھاتے میں بہتری کے باوجود مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے دوران اس میں تیزی سے بگاڑ آیا ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری اور قرضوں دونوں میں کمی کی وجہ سے یہ بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ تاہم پاکستان کے اقتصادی پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی حمایت کے بعد غیر ملکی رقوم کی آمد بحال ہو گئی جبکہ عالمی مالی بحران کی خراب صورتحال کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی آئی ہے۔ اگرچہ فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان کانفرنس میں کیے گئے وعدے (5.28 ارب ڈالر کے) پورے ہوئے تو قرضوں کے حصول کی صورتحال اور بہتر ہو سکتی ہے تاہم بیرونی سرمائے کی بحالی صحیح معنوں میں اسی وقت ہو سکتی ہے جب عالمی مالی منڈیوں کے حالات معمول پر آجائیں اور پاکستان کے معاشی اظہاریوں میں بہتری آئے۔

پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں زیر مبادلہ کے ذخائر نومبر 08ء کے بعد سے مسلسل بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ 30 اپریل 2009ء تک زیر مبادلہ کے ذخائر تقریباً آخر جون کی سطح 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 6.8 ارب ڈالر تھے۔ اس سے شرح مبادلہ پر دباؤ بھی کم ہو گیا اور وہ 80.8 اور 78.8 کی حدود میں مستحکم ہو گئی۔⁶

1.2.8 تجارتی کھاتہ

تجارتی خسارہ پچھلے چھ برس تک مسلسل بڑھنے کے بعد جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران 12.5 فیصد سال بسال کم ہوا۔ اس کا بڑا سبب درآمدات میں 6.6 فیصد کی سال بسال کمی تھی جس نے اس عرصے کے دوران برآمدات میں 0.1 فیصد کی سال بسال کمی کا اثر زائل کر دیا۔ تجارتی خسارے میں یہ بہتری بڑی حد تک م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں دیکھی گئی کیونکہ درآمدات میں 36.4 فیصد کی سال بسال کمی نے اس عرصے کے دوران برآمدات میں 17.5 فیصد کی سال بسال کمی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ درآمدات میں کمی کی ایک وجہ گرتی ہوئی درآمدی طلب تھی جس کے ساتھ تیسری سہ ماہی کے آغاز سے ہی درآمدی اکائی قیمتوں میں نمایاں سال بسال کمی ہوئی۔

بدقسمتی سے برآمدات کا شعبہ جولائی تا اکتوبر م س 09ء کے دوران شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد نومبر 2008ء اور اس کے بعد تیزی سے زوال پذیر ہوا۔ یہ ناقص کارکردگی برآمدات کے شعبے کو درپیش گونا گوں مسائل کا نتیجہ تھی۔ ساختی دشواریاں، توانائی کا ملکی بحران اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال ان چند بڑے مسائل میں شامل ہیں جنہوں نے برآمدات کو متاثر کیا۔ ان ملکی رکاوٹوں کے ساتھ 2008ء کی چوتھی سہ ماہی سے شروع ہونے والی عالمی کساد بازاری نے صورتحال کو سنگین تر بنادیا اور ملک کی اہم برآمدات کی بیرونی طلب مزید گھٹ گئی جس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران برآمدات میں معمولی سال بسال کمی ہوئی۔

بہر کیف چونکہ توقع ہے کہ درآمدات کی کمی برآمدات کی کمی سے کہیں زیادہ ہوگی اس لیے م س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران تجارتی خسارہ متوقع طور پر کم ہوتا رہے گا۔ اس طرح امکان ہے کہ م س 09ء کے لیے تجارتی خسارہ م س 08ء سے خاصا کم ہوگا۔

⁶ یکم دسمبر 2008ء اور 30 اپریل 2009ء کے درمیان۔